رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰۴

"مجاہد" کی ضمانت احرار کیلئے کاسۂ گدائی بن گئی

ترجمانِ احرار "مجاہد" کی نام نہاد ضمانت کیا ہوئی۔ کہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ حکومتِ پنجاب نے ان کے لئے فراہمی چندہ کا ایک نیا ذریعہ پیدا کر دیا۔ جہاں حکومتِ بمبئی نے اخبار "ہلال" کی چند روزہ شرارت اور شر انگیزی کے نتیجہ میں اس سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت کا۔ اور اس کے پریس سے بھی تین ہزار کی ضمانت کا مطالبہ کیا۔ وہاں حکومت پنجاب نے ترجمان احرار کی ایک عرصہ کی انتہا درجہ کی فساد انگیزی اور فتنہ پردازی پر صرف ایک ہزار کی۔ اور اس کے پریس سے بھی ایک ہزار کی ضمانت طلب کی۔ جسے احرار نے کاسۂ گدائی لے کر در بدر پھرنے کا بہانہ بنا لیا۔ اور اعلان پر اعلان کرنے شروع کر دیئے کہ نہ صرف ضمانت کے لئے دو ہزار دو۔ بلکہ پانچ ہزار روپیہ فوراً مہیا کر دو۔ تا کہ جب دو ہزار ضمانت کا دینا پڑے۔ تو کم از کم اس سے ڈیوڑھا تو اپنے ہاتھ لگے۔ ورنہ وہ احراری کیا ہوئے۔ جو حکومت کے لئے دو ہزار فراہم کرنے کے موقعہ پر اپنے لئے تین ہزار بھی وصول نہ کریں۔

بہرحال بارگاہ احرار سے پانچ ہزار روپیہ مہیا کرنے کا اعلان نافذ ہو گیا۔ اور ساتھ ہی لکھ دیا گیا۔ کہ روپیہ بذریعہ تار بھیجا جائے اور صرف چودھری افضل حق کے نام بھیجا جائے۔ تین ہزار زائد طلب کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ

"ایجنسیوں کے تساہل۔ اشتہارات کی کمی اور بعض دیگر کاروباری نقائص کے باعث خسارے میں اضافہ ہوتا چلا گیا"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ جس طرح یہ خسارہ ضمانت طلب ہونے سے پہلے برداشت کیا جا رہا تھا جیسا کہ خود لکھا ہے۔ کہ "ہم ان ناسا عد حالات کے باوجود کسی شکوہ شکایت کے بغیر کام کرتے رہے" اب کیوں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر اس وقت "مجاہد" کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہمیانیوں کے مونہہ کھل سکتے تھے۔ تو اب کیوں ہاتھ جھاڑ کر کہا جا رہا ہے۔ کہ "ہمارے پاس تہی دستی۔ بے لوث جذبۂ خدمت اور بے غرض و جنون آمیز ولولہ کار کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ ہمارا دامن دولتِ دنیا سے بالکل خالی ہے۔ اگر ہمارے پاس روپیہ ہوتا۔ تو خدا شاہد ہے۔ کہ آج قوم و ملت کو حکومت کے اس قاہرانہ و جابرانہ حکم کی تعمیل پر متوجہ کرنے کی دل گداز زحمت گوارا نہ کی جاتی"

اگر اس مالِ غنیمت کو نظر انداز بھی کر دیا جائے جبکہ کئی ایک مواقع پر احرار نے مسلمانوں کو لوٹا۔ اور طرح طرح کی فریب کاریوں سے لوٹا۔ اور صرف احمدیت کے خلاف فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں جس قدر روپیہ انہیں حاصل ہوا ہے وہ بھی بہت بڑی رقم ہو سکتی ہے۔ احرار کبھی کبھی آمد کی رقوم تو شائع کرتے رہتے ہیں۔ لیکن خرچ کی ایک پائی بھی انہوں نے کبھی ظاہر نہیں کی۔ ایسی حالت میں کون تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ وہ بالکل تہی دست ہیں۔ اور مسلمانوں سے لوٹا ہوا سارے کا سارا روپیہ وہ کھا پی کر ہضم کر چکے ہیں۔ ہاں اگر وہ تمام آمد و خرچ شائع کر دیں۔ تو اپنی تہی دستی کا رونا رو سکتے ہیں۔

چونکہ احرار جانتے ہیں۔ کہ پبلک پر ان کی فریب کاریوں۔ اور عیاریوں کا راز فاش ہو چکا ہے۔ اور اب حصول زر ان کے لئے اس قدر آسان کام نہیں رہا۔ جس قدر پہلے تھا۔ اس لئے اس پانچ ہزار روپیہ کے لئے انہوں نے عجیب عجیب رنگ میں ٹسوے بہائے ہیں۔ پہلے تو شان بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھ دیا۔ کہ:-

"مجاہد کوئی کاروباری اخبار نہیں۔ اس کی اشاعت میں غیر معین التواء کو برداشت کیا جا سکتا ہے۔ مجلس احرار شریعت اسلامیہ حقہ کی حفاظت کی واحد اجارہ دار نہیں۔ لہٰذا اس کے ہست و بود کی بھی چنداں فکر نہیں کرنی چاہیئے"

لیکن اگلے ہی دن کہہ دیا۔ "مجاہد کی ضمانت داخل کرو یا قادیانیت کی فتح کو تسلیم کرو" اور پھر حکم ہوا۔ کہ "اگر مسلمان دشمنانِ دین کے خلاف کوئی متحدہ محاذ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ پانچ ہزار روپے کی رقم فوراً جمع کریں۔ تا کہ حق و صداقت کی ترجمانی کا سلسلہ بدستور جاری رہ سکے" اور آخر میں تو پھوٹ ہی پڑے۔ اور رو رو کر کہنے لگے:-

"مجاہد کی زرِ ضمانت کا خیال رکھا جائے"

جب "مجاہد" کی اشاعت میں غیر معین التواء برداشت کیا جا سکتا ہے۔ اور مجلس احرار شریعت اسلامیہ حقہ کی حفاظت کی اجارہ دار بھی نہیں۔ تو پھر نہ صرف ضمانت کا۔ بلکہ اس سے ڈیڑھ گنا رقم کا مطالبہ کس مونہہ سے کیا گیا۔ اور اس کے لئے اتنی بے تابی اور بے قراری کا اظہار کیوں کیا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ چونکہ احرار کے مدنظر ہر وقت طلب زر رہتا ہے۔ اور روپیہ کی فراہمی ان کا اصل مقصد۔ اور مدعا ہے۔ اس لئے ہر موقع پر وہ روپیہ بٹورنا چاہتے ہیں۔ اور ضمانت طلبی کو بھی انہوں نے ایک عمدہ موقع سمجھ کر روپیہ لاؤ۔ روپیہ لاؤ کی صدائیں لگانی شروع کر دی ہیں۔ اس پر جو کچھ بھی انہیں مل گیا۔ ہڑپ کر جائیں گے۔ آمد و خرچ کا حساب نہ انہوں نے کبھی پہلے دیا ہے۔ اور نہ اب دیں گے۔ کیونکہ وہ لینا جانتے ہیں۔ حساب دینا انہوں نے سیکھا ہی نہیں۔ ورنہ ان کے لئے دو ہزار کیا چیز ہے۔ اگر وہ

احمدی نوجوان کی دُعا

پڑا تھا ایک دن سجدہ میں میں اپنا جھکائے سر
یکایک یہ کہا دل نے خدا سے یہ دُعائیں کر

کلی جیسی چٹک یارب فسردہ دل میں پیدا کر
تراوت آپ جنت کی سی میری گِل میں پیدا کر

نسیم خلد کے جھونکوں سے دل مسرور تو کردے
شمیم خُلد کی موجوں سے سر مخمور تو کردے

مجھے توفیق دے یارب کروں خدمت ترے دیں کی
اُکھاڑوں جڑ میں تثلیث وگناہ وبُغض اور کِیں کی

گناہوں سے سراسر پاک کردے زندگی میری
خجل کر اب نہ ہے حد سے بڑھی شرمندگی میری

تمنا ہے کہ جھنڈا گاڑ دوں اسلام کا ہر جا
خُدایا اس ارادہ کو عمل کا جامہ تو پہنا

الٰہی معنیٔ لَاتُسْرِفُوْا بسمّل کے دل میں ڈال
کہ وہ دل سے نکالے اُلفتِ دُنیا و جان و مال

سماٹرا میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

جناب مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل نے میدان (سماٹرا) سے یوم التبلیغ کے متعلق مختلف مقامات کی حسب ذیل رپورٹ ارسال کی ہے۔

پاڈنگ

یوم التبلیغ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ پاڈنگ نے دو ٹریکٹ طبع کرائے۔ ایک ملایا زبان میں دوسرا چینی زبان میں۔ دونوں ٹریکٹوں کا مضمون "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت از روئے بائیبل" تھا۔ حسب سابق احباب جماعت کو چودہ گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر گروہ کے لئے الگ الگ حلقہ مقرر کر دیا گیا۔ ٹریکٹ بکثرت عیسائیوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور انہیں دلچسپی سے پڑھا گیا۔ بعض عیسائیوں کے ہاں بھی ٹریکٹ لفافوں میں بند کر کے پہنچائے گئے۔

سولوک

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بغرض تبلیغ شہر کناری۔ بینو کالم اور موارا پا لما گئے۔ جہاں انہوں نے نہایت سرگرمی سے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ دوسرے احباب جماعت نے بھی تمام دن تبلیغ میں صرف کیا۔

فورڈیکوک

جماعت احمدیہ فورڈیکوک کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے گروپ نے چھ اشخاص کو جن میں چینی اور یورپین عیسائی تھے۔ تبلیغ کی۔ دوسرے گروپ نے اہل ہنود کو تبلیغ کی۔ اسی طرح تیسرے گروپ نے بھی نہایت سرگرمی کے ساتھ غیر مسلموں میں تبلیغ کی۔

میدان

یوم التبلیغ کے موقع پر جماعت احمدیہ نے البشریٰ کا پرچہ معمول سے قبل ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ جس میں دہریوں اور عیسائیوں کو دعوت اسلام دی گئی تھی۔ یہ پرچہ چھ سو کے قریب دستی اور دو سو بذریعہ ڈاک تقسیم کیا گیا۔ احباب جماعت کو چودہ گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ گروپ اول نے ایک گرجا میں تین عیسائیوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ اسی طرح دوسرے تمام گروپوں نے غیر مسلموں میں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ مستورات نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔

اعلان تحقیقاتی کمیشن

بخدمت امراء پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:-

میرے گذشتہ اعلان ایک نیا تحقیقاتی کمیشن کے جزء کے متعلق "کہ اگر کسی انجمن کے علاقہ میں صدر انجمن احمدیہ کی کوئی جائیداد ایسی ہو جس کو وہاں کی جماعت فروخت کرنا مناسب سمجھتی ہے۔ تو اس سے بھی اطلاع دی جائے" تاحال جماعتوں نے توجہ نہیں فرمائی۔ اور ابھی تک کوئی رپورٹ ایسی نہیں پہونچی۔ جس سے یہ پتہ لگ سکے۔ کہ کس کس جگہ صدر انجمن احمدیہ کی ایسی جائیدادیں موجود ہیں۔ جن کو اب تک فروخت ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر اس وقت تک نہیں ہوئیں۔ مہربانی فرما کر احباب جن کو ایسی جائیدادوں کا علم ہو۔ فوراً سیکرٹری کمیشن کو اطلاع کر دیں۔ خاکسار۔ غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن سٹاف وارڈن۔ ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور۔

حصہ وصیت میں اضافہ

چوہدری ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ جب میں زنجبار میں تھا تو بوجہ مالی تنگی کے سلسلہ کی مالی خدمت کما حقہ نہیں کر سکا۔ گو بوجہ کمی آمدنی معذور تھا۔ مگر میں اس معذوری کی وجہ سے اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں جانتا۔ کیونکہ معذوری بھی کسی مخفی معصیت اور شامت اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ ایسی معذوریوں سے ہی بچاتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ وصیت سلسلہ پر پچھلی کمی کی تلافی کی جائے۔ تا اللہ تعالیٰ کا عملاً شکریہ بھی ادا ہو جائے۔ اور آئندہ مزید قربانیوں کی توفیق ملے۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ بندہ نے تلافیٔ مافات کے لئے اپنی وصیت کا بجائے $\frac{1}{8}$ کے $\frac{1}{2}$ حصہ ادا کر دیا ہے۔ اور ماہ اپریل ۳۶ء سے بندہ اپنی آمدنی کا $\frac{1}{2}$ حصہ ادا کرے گا اس وقت میری تنخواہ -/۶۰۰ شلنگ ہے۔

دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مزید اضافہ کی توفیق دے۔ سلسلہ کی ضروریات ہماری خدمات سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ سازوسامان والے دشمن سے مقابلہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان)

قابلِ تعریف مثال

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ کے بعض احباب کے ذمہ چندہ کا بقایا تھا۔ جو بروقت ادا نہ کر سکتے تھے۔ میاں فضل الٰہی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ نے ایسے بقایا داران کو ذمہ سے مبلغ ۔/۔/۔ اپنی گرہ سے قرض دیکر چندہ کا بقایا ادا کر دیا۔ تا ان دوستوں کا نام بقایا داروں کی فہرست میں درج نہ ہو۔ خدا تعالیٰ ان کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرماوے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اِنگلستان کے دارالحکومت میں تبلیغ اسلام

احمدی مبلغین کی دینی خدمات کا مختصر ذکر

تھیاسوفیکل سوسائٹی لنڈن میں لیکچر

تھیاسوفیکل سوسائٹی لنڈن کی طرف سے لیکچروں کا جو ششماہی پروگرام شائع ہوا۔ اس میں ۱۷ مئی مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کا لیکچر رکھا ہوا تھا۔ اس مطبوعہ اعلان کے مطابق جناب درد صاحب لیکچر کے لئے تشریف لے گئے میں بھی ہمراہ تھا۔ پونے سات بجے لیکچر شروع ہوا۔ لیکچر کا عنوان مطبوعہ پروگرام میں محمڈن ازم لکھا ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے آغاز لیکچر میں سوسائٹی کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے محمڈن ازم نہیں۔ عیسائی اپنے مذہب کو کرسچینٹی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ لیکن ہم مسلمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں مانتے۔ بلکہ خدا کا بندہ اور اس کا رسول مانتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ منتظمین جلسہ کا اس میں قصور نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کے علماء اپنی تالیفات اور لیکچروں میں اسلام کی بجائے اس لفظ کو کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ بہر حال میرا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ میں اس غلطی کی طرف جو عام طور سے یہاں کی جاتی ہے۔ آپ کو توجہ دلاؤں۔

پھر آپ نے اسلام کے معنے بیان کرکے اس کی خصوصیات بتائیں۔ اور مکالمہ الہٰی کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود مبارک کو پیش کیا۔ اور مسیح کی آمد ثانی کا صحیح مطلب اور اس کی علامات کا ذکر کیا۔ نیز بتایا۔ کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کے متعلق خود عیسائی مورخین تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی لکھی گئی تھی اور وہ اب تک بغیر کسی تغیر و تبدل کے محفوظ چلی آئی ہے۔ لیکن اناجیل مسیح علیہ السلام کے بہت زمانہ بعد لکھی گئیں۔ جن کے متعلق کوئی یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ واقعی یہ وہی کلام ہے۔ جو حضرت مسیح پر نازل ہوا تھا۔ اسی طرح تورات کا حال ہے۔ چنانچہ استثنا کے آخری باب میں لکھا ہے۔ کہ پھر موسےٰ مر گیا۔ کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ یہ الفاظ حضرت موسےٰ کو الہام ہوئے تھے۔ ہرگز نہیں پس یقینی طور پر یہ کتب محرف و مبدل ہیں۔ لیکن قرآن مجید ایسی نہیں۔ کہ وہ اس وقت سے اب تک تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے۔ بلکہ اس میں ایک اور زائد امر بات یہ بھی ہے۔ کہ اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ضبط تحریر میں آجانے کے باوجود ہر زمانہ میں اس کے ہزارہا حافظ موجود رہے ہیں۔ جو اس کے لفظ لفظ اور ہر حرکت و سکون کے حافظ تھے۔ اور اب بھی ہر ملک میں اس کے ہزارہا حافظ موجود ہیں۔ بالفرض اگر اسلام کے دشمن قرآن مجید کے تمام مطبوعہ نسخوں کو گم کر دیں۔ پھر بھی وہ ویسا کا ویسا ہی محفوظ رہے گا۔ جیسا کہ اب ہے۔ اور بغیر کسی کم و کاست کے لکھا جا سکے گا۔ پس اس کتاب کے کثرت سے چھپ جانے کے باوجود لوگوں کا اسے حفظ کرنے سے نہ رکنا اس امر کو ثابت کرتا ہے۔ کہ اس میں کوئی خوارق العادت بات پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ یہ خدا کا ایک کامل قانون ہے۔ جو ہمیشہ اور ہر زمانے کے لئے ہے۔

سوال و جواب

پھر جنت و جہنم کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کی۔ اور سوالات کے لئے وقت دیا گیا۔ تقریباً سوا گھنٹہ تک نہایت لطیف اور دلچسپ سوال و جواب ہوتے رہے۔

ایک لیڈی نے سوال کیا۔ کہ مسیح کی معصومیت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ درد صاحب نے جواب دیا۔ عیسائیت تو سب سے زیادہ مجرم عورت کو قرار دیتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ اس دنیا میں گناہ لانے کا باعث عورت کا ہی وجود نامسعود ہے۔ کیونکہ حوا کے پھسلانے پر ہی آدم نے درخت کا پھل کھایا۔ اس لحاظ سے جو لوگ مرد و عورت سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اتنے گنہگار نہیں ہو سکتے۔ جتنا صرف عورت سے پیدا ہونے والا۔ پس ہم اگرچہ مسیح کو دوسرے انبیاء کی طرح معصوم مانتے ہیں۔ لیکن یہ جواب ہمارا الزامی طور پر عیسائیوں کے عقیدہ کے لحاظ سے ہے۔

ایک دوسری عورت نے کہا۔ یہ کیوں نہ مانا جائے۔ کہ مریم کے اندر مرد و عورت دونوں کی قوت موجود تھی۔ درد صاحب نے کہا۔ ہاں اس کے ماننے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ ایسی مثالیں یعنی صرف عورت سے پیدا ہونے کی ڈاکٹروں نے بہت سی لکھی ہے۔ چنانچہ برٹش میوزیم میں ایک کتاب موجود ہے۔ جس میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

اسی طرح ان کے سوال کے جواب میں آپ نے حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت میں اناجیل کو تاریخی رنگ میں پیش کیا۔ اور بتایا۔ کہ ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ درحقیقت اس وقت مرے نہ تھے۔ بلکہ اس کے بعد وہ وہاں سے ہجرت کرکے ہندوستان آگئے چنانچہ ان کے شاگرد لوقا کی قبر مدراس میں ہے۔ اور ان کی اپنی قبر سری نگر کشمیر میں ہے

پریذیڈنٹ نے سوال کیا۔ کہ اسلام میں اخوت و ہمدردی کے متعلق کیا تعلیم ہے۔ درد صاحب نے جواب دیا۔ اسلام میں صرف زبانی اخوت و ہمدردی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ بلکہ عملی عبادات میں بھی اس کا سبق دیا گیا ہے چنانچہ روزہ سے لو۔ ایک دولت مند جس نے کبھی بھوک و پیاس کا مزا نہیں چکھا ہوتا۔ جب صبح سے لے کر غروب آفتاب تک بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔ تو اسے ان فقیروں کی جن کے پاس کھانے کے لئے نہیں ہوتا۔ تکلیف کا احساس ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اسی طرح یہاں جو کروڑوں اور لاکھوں روپیہ کے مالک ہیں۔ بنکوں میں انہوں نے روپیہ جمع کیا ہوا ہے۔ اور سود در سود لے رہے ہیں۔ ایسے مالداروں سے اسلام ایک سالانہ ٹیکس لینا ضروری قرار دیتا ہے جو ان سے لے کر فقیروں اور مسکینوں کو دیا جاتا ہے۔ اور سود کو بالکل ممنوع قرار دیتا ہے۔

پس حقیقی اخوت و ہمدردی وہی ہے۔ جو اسلام سکھاتا ہے۔

اس پر ایک لیڈی نے دریافت کیا۔ کہ اتنا لمبا روزہ رکھ کر پھر کام کیسے ہو سکتا ہے۔ درد صاحب نے کہا۔ یہ اتفاق کی بات ہے۔ کہ آج ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ اور اسی لئے ہم نے آپ کی چائے نہیں پی۔ چار بجے صبح ہم نے سحری کھائی۔ اب آٹھ بج چکے ہیں۔ نصف گھنٹہ کے بعد جب سورج غروب ہوگا۔ ہم کھانا کھائیں گے لیکن باوجود اس کے ہم کام کر رہے ہیں۔ اور مقررہ وقت پر لیکچر دینے کے لئے حاضر ہو گئے ہیں۔

آخر میں پریذیڈنٹ نے شکریہ ادا کیا اور کہا۔ کہ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ آپ پھر بھی یہاں تشریف لائیں گے۔ اور اپنے معلومات سے ہمیں مستفیض فرمائیں گے۔

تبلیغی مشکلات

یہاں تبلیغ کا کام دوسرے ممالک سے بالکل جدا رنگ کا ہے۔ مذہبی گفتگو کے لئے وقت نکالنا یہاں کے لوگوں کے لئے نہایت شاق ہے ریلوں۔ لاریوں۔ ٹرام وغیرہ میں آپ دیکھیں گے کہ بیسیوں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر کوئی کسی سے کلام نہیں کرتا۔ یا تو خاموش بیٹھے ہیں۔ یا اخبار پڑھ رہے ہیں۔ گویا ایک شہر خاموشاں کا نظارہ ہے۔ راہ چلتے ہوئے بھی کسی سے بات نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے جو خاص طور پر کسی سے وقت مقرر کرکے اس کی ملاقات کی جائے اور کوئی صورت نہیں۔ باقی رہی مذہبی سوسائٹیاں وہ درحقیقت برائے نام ہوتی ہیں۔ مذکورہ بالا تھیاسوفیکل سوسائٹی جس کا پروگرام باقاعدہ چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ اور لنڈن شہر میں ہے، اس لیکچر میں جس کا ذکر ابھی کر چکا ہوں۔ کل آٹھ عورتیں اور ایک مرد سننے کے لئے آئے تھے

اسی طرح دوران ایام ریچڈ میں درد صاحب ایک اور کلب میں لیکچر کے لئے گئے وہاں ایک بھی مرد نہ تھا۔ البتہ ۲۵ کے قریب عورتیں تھیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتوں میں مذہبی شوق زیادہ ہے۔ یا انہیں فرصت زیادہ ہوتی ہے۔ غرضکہ اس وقت ان لوگوں کی حالت اولٰئک الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا کی سی ہے۔ تاہم ایک تبلیغی پروگرام تیار کیا جا رہا ہے۔ تا جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ حتی المقدور پورا کر دیں۔ اور پھر ان کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے مردہ دلوں کو روحانی زندگی بخشے۔

اور میں تمام احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ ایسی بنجر و خشک زمین میں ایک زبردست دینی انقلاب کا پیدا ہونا خدا تعالےٰ کے طاقتور ہاتھ کے بغیر نہیں ہو سکتا اور تائید الٰہی کے حصول کا ذریعہ صرف دعا ہی ہے۔ سچ ہے سے

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ایک غیر احمدی طالبعلم کے خط کا جواب

پیرس سے ایک غیر احمدی طالب علم نے لکھا کہ یہاں کے پروفیسروں سے میری بحث جاری ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام میں زندہ کو جلانا جائز ہے چنانچہ وہ ایک تاریخی حوالہ پیش کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک مسلم بادشاہ نے علماء کے فتوے سے ایک برہمن کو جلوایا تھا۔ اگر اس کے خلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد ہو۔ تو تحریر فرمائیں۔ اس پر صحاح ستہ سے انہیں وہ احادیث لکھکر روانہ کی گئیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جلانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز لکھا۔ کہ تاریخی واقعہ بھی قابل حجت نہیں۔ کیونکہ اگر واقعی اس وقت کے علماء کا یہی فتوے تھا۔ کہ کافروں اور مشرکوں کو جلوایا جائے۔ تو پھر دوسرے برہمنوں اور ہندوؤں کو اس بادشاہ نے کیوں نہ جلوایا؟ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے جلانے کے کوئی اور وجوہات ہوں۔ مثلاً اس نے مسلمانوں کو جلایا ہو۔ پھر وہ طالبعلم یہاں بھی تشریف لائے۔ اور جزیہ لینے کے متعلق جو آیات ہیں۔ ان کی تفسیر دریافت کی چنانچہ انہیں تفسیر بتائی گئی۔ اور مطمئن ہو کر یہاں سے گئے۔

دیہات کا دورہ

ہمارے ایک افریقی بھائی ڈاکٹر سلیمان صاحب یہاں ہیں۔ ان کے ساتھ میں لنڈن سے باہر دیہات دیکھنے کے لئے گیا۔ تین دیہات دیکھے۔ دیہات چھوٹے چھوٹے ہیں۔ لیکن صفائی کے لحاظ سے شہروں کی طرح ہیں۔ ارادہ ہے۔ کہ دیہات میں بھی تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جا سکے۔

ہائڈ پارک میں لیکچر

اس ہفتہ مسٹر عبد السلام صاحب بی۔ اے نے ہائڈ پارک میں اس موضوع پر لیکچر دیا۔ کہ مسیح علیہ السلام نے شریعت کو ناقص حالت میں چھوڑا۔ اور ان کی تعلیم عالمگیر نہ تھی۔ چنانچہ موجودہ اناجیل سے بھی ظاہر ہے۔ کہ ان کی تعلیم مکمل نہیں ہے۔ لیکچر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے۔

(خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن)

صداقت احمدیت کے متعلق ایک خواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے اپنا وہ خواب لکھا ہے۔ جس کی بناء پر انہیں احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اور وہ حسب ذیل ہے

ایک دفعہ میں مرض پلیگ میں مبتلا ہو گیا۔ حالت بیماری میں دو آدمی مجھے خواب میں ملے۔ جن میں سے ایک نے منہ ڈھانپا ہوا تھا دوسرا کھلے منہ تھا۔ دوسرے نے بڑے زور سے میرے جسم پر نیزہ زنی شروع کر دی اور میں دکھ سے کراہنے لگا۔ لیکن برقعہ پوش زخموں پر ہاتھ پھیر دیتا ہے۔ اور آثار نیزہ زنی بالکل مٹ جاتے۔ یہ نظارہ ایک ماہ تک خواب میں دیکھتا رہا۔ آخر میں نے کہا۔ مجھے کیوں عذاب دیتے ہو۔ میری حالت پر رحم کرو۔ انہوں نے کہا۔ تو آج تک جتنی تہجد کی نمازیں پڑھتا رہا ہے۔ وہ غلط پڑھتا رہا ہے۔ اس پر میری حالت اور بھی ابتر اور خوفزدہ ہو گئی۔ دیکھتا ہوں۔ کہ ایک عمیق سا گڑھا ہے جس میں میں عریانی کی حالت میں گر پڑا ہوں۔ اور بدیں الفاظ پکارتا ہوں۔ کہ اے خدا مجھے اٹھا لے۔ یا اے زمین تو ہی مجھے سمیٹ لے۔ اس پر چار آدمی آ گئے۔ اور مجھے اسی حالت میں اٹھا کر اور گاڑی میں دھکیلے گئے اور صلیب پر لٹکا دیا۔ بعد ازاں انہوں نے ایک قبرستان میں لیجا کر مجھے دفن کر دیا۔ اس وقت مجھے محسوس ہوا۔ کہ میں مر گیا ہوں۔ اور قبر میں مدفون ہوں۔ اقرباء کی آوازیں آتی ہیں۔ میں انہیں سنتا ہوں۔ لیکن طاقت گفتار نہیں۔ اسی حالت میں ایک اور برقعہ پوش آ جاتے ہیں۔ وہ مجھے کہتے ہیں۔ نکلو۔ میں کہتا ہوں۔ میں نکل نہیں سکتا۔ اس پر اس برقعہ پوش نے قبر سے مجھے نکال لیا اور السلام علیکم کہتے ہوئے بڑی محبت کے ساتھ ایک جنگل کی طرف لے چلا۔ میں بڑی آہ و زاری اور سماجت سے کہتا ہوں۔ کہ میں نے بڑے دکھ کا زمانہ دیکھا ہے۔ مجھ پر رحم کریں۔ اس برقعہ پوش نے کہا۔ تکلیف و عذاب کے دن کٹ گئے۔ اب تمہیں آرام نصیب ہو گا۔ اس حالت میں مجھے کہا۔ دیکھئے۔ یہ ایک مکان ہے اور آرام دہ ہے۔ اتنا کہکر غائب ہو گیا۔ اب میں اس مکان میں داخل ہو جاتا ہوں۔ دیکھتا ہوں۔ کہ اس میں ایک اور مکان بنا ہوا ہے۔ جس میں جواہرات کا بنا ہوا ایک چبوترہ ہے۔ بتایا گیا۔ کہ اس میں اور جیسی[illegible] ہم بیٹھ کر آسمان پر لے جاتے ہیں۔ زینہ در زینہ چڑھتے ہوئے میں ایک سیمیں ہال میں پہنچ گیا ہوں۔ وہاں ایک بزرگ سفید ریش سبز عمامہ اور سبز کوٹ پہنے کھڑے ہیں۔ مجھے بڑی خوشی سے السلام علیکم کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ میں مدت سے تیرے [illegible]

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب
کی
خداداد قابلیت کا اعتراف شاندار الفاظ میں

"احرار" کے "امیر شریعت" نے جن کی امارت کا ہوائی قلعہ مسجد شہید گنج کے ساتھ ہی مسمار ہو چکا ہے۔ پچھلے دنوں اپنی ایک تقریر میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی قابلیت کے متعلق کچھ یاوہ گوئی فرمائی تھی اگر آفتاب جہانتاب کی روشنی میں شپرہ چشم کو دکھائی نہ دے۔ تو بھلا اس میں آفتاب کا کیا قصور؟ مگر افسوس ہے۔ کہ یہ "لیڈران قوم" جو بزعم خود بڑے صائب الرائے بنتے ہیں۔ اور یہ "علمائے ملت" جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہونے کے دعویدار ہیں۔ تعصب اور ذاتی مخالفت میں اس قدر اندھے ہو جاتے ہیں۔ کہ دن کو رات کہتے ہوئے انہیں شرم و حیا دامنگیر نہیں ہوتی۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خداداد قابلیت کے خلاف اس وقت بھی کسی جانب سے کچھ نہیں لکھا گیا تھا۔ جب انہیں وائسرائے کی کیبنٹ کے رکن کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ بلکہ یہ لکھا گیا تھا۔ کہ ان کی قابلیت پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ پس "احرار" اور ان کے پشت پناہوں نے صرف ان کے عقائد کی بنا پر اس تقرر کی مخالفت کر کے اپنے لئے روسیاہی کا سامان مہیا کیا۔ لیکن اب تو سر موصوف اپنی لیاقت۔ معاملہ فہمی۔ تدبر و دانش کا سکہ ہر ایک دل پر بٹھا چکے ہیں۔ اسمبلی میں سر موصوف تقریر کرتے ہیں۔ تو کانگریس پارٹی کے لیڈران تک ان کی قابلیت کی داد دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اسمبلی کا کوئی پارٹی لیڈر نہیں جو ان کی لیاقت کا معترف نہ ہو۔ ہاں ان کی قابلیت نظر نہیں آتی۔ تو احراری شریعت کے امیر کو۔

گذشتہ ماہ کی ۲۰ تاریخ مسٹر ایف۔ ای جیمز۔ یوروپین ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے فری میسن ہال انگور میں یوروپین ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ میں اسمبلی کے گذشتہ اجلاس کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے اسمبلی کی نمایاں شخصیتوں کے متعلق دلچسپ اظہار رائے کیا۔ صاحب موصوف اسمبلی کے یوروپین گروپ کے ممتاز رکن ہیں۔ اور ان کی رائے کے بے لاگ ہونے کا ثبوت ان کی اس تقریر سے یوں ملتا ہے۔ کہ انہوں نے کانگریس پارٹی کے لیڈران کی قابلیت کا بھی کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے۔ ان کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

"سر محمد ظفر اللہ خاں کابینہ کے سب سے کم عمر رکن ہیں۔ مباحثات کے دوران میں آپ کا پر متانت اور غیر جذباتی طرز استدلال آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ کوئی امر ان کے مزاج کو برہم نہیں کر سکتا۔ آپ ٹھنڈے دل سے ہر اعتراض سنتے ہیں۔ اور ناقابل تردید دلائل سے جواب دیتے ہیں۔ آپ کے مستقبل پر سب کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔ اور آپ کی ذات سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ پر پورا پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ریلوے اور تجارت کے دو شعبے آپ کے زیر اہتمام ہیں۔ اور مجھے ملک بھر میں ان دو اہم شعبوں کی عنان سنبھالنے کے لئے آپ سے بہتر اور مناسب شخصیت کوئی نظر نہیں آتی۔ سر موصوف وقت ضرورت فریق مخالف پر مناسب چوٹ کرنے پر بھی قادر ہیں۔ اور جب وہ چوٹ کریں۔ تو ایسی چوٹ کرتے ہیں۔ کہ اللہ کی پناہ۔"

یہ ہے اسمبلی کے ایک ممتاز مدبر کی رائے۔ اسکو پڑھیئے۔ اور "احرار" کے امیر کی شپرہ چشمی اور فقدان دیانت کا ماتم کیجئے۔ جو کئی جگہ سر موصوف کی قابلیت کے متعلق تمسخر اور استہزاء سے کام لے چکا ہے۔ مگر وہ بیچارہ بھی مجبور ہے۔ اگر وہ ایسی بد دیانتی کا اظہار نہ کرے۔ تو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کی تصدیق کس طرح ہو۔ کہ ایک زمانہ میں میری امت کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہونگے۔" (چشتی از دہلی)

[illegible] (خاکسار [illegible])

احرار کی عجیب و غریب قلابازیاں

احرار کے جہان ستی کے کنبے میں جہاں ہیں ایسے لوگ ملتے ہیں۔ جو شیعہ کہلاتے ہیں۔ اور اس لئے حنفیوں کے نزدیک کافر ہیں۔ وہاں ایسے لوگوں کا وجود بھی ان میں پایا جاتا ہے۔ جو حنفی ہیں۔ اور شیعہ اصحاب کے نزدیک کافر۔ کچھ ان میں سے اہلحدیث ہیں۔ تو کچھ دیوبندی کچھ نیچری ہیں۔ تو کچھ چکڑالوی۔ غرض بالفاظ ترجمانِ احرار "مجاہد" عجیب قسم کا معجون ہیں اور افکنش ملایٔہ وا جلاتا کے ماتحت احمدیت کے خلاف سب کے سب متحد اور متفق۔ اس مجموعۂ اضداد کی عنانِ سیاست جہاں ایک ایسے ماہر سیاسیات کے ہاتھ میں ہے۔ جو پولیس کے سب انسپکٹری کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہنے کے بعد لنگی فروشی کے اہم کام کا بھی کافی تجربہ رکھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو کمال پاشا، ہٹلر اور مسولینی سے کم نہیں سمجھتا وہاں مذہبی راہنمائی "ڈومینین سٹیٹس کو ڈومنی سٹ سٹ" کہنے والے گندہ ناتراش کے سپرد ہے۔ ایسے اضداد کا اجتماع اگر ہر موقعہ پر اصولِ منطق کے خلاف اجتماع النقیضین کو جائز قرار دے تو کوئی عجیب بات نہیں۔

اسی طرح ترجمان احرار "مجاہد" بھی اجتماع الاضداد کا مرقع نظر آتا ہے۔ اس میں ایک دن جس کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں۔ دوسرے دن اسے بدترین خلائق قرار دیا جاتا ہے۔ دور کیوں جائیں۔ ۲۳ مئی کی اشاعت ہی دیکھ لو۔ اس میں جہاں افتتاحیہ میں مولانا ظفر علی صاحب کے متعلق گزشتہ دنوں کے اپنے ایک اعلان کے یہ الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ کہ "اب ہمارے اور مولانا ظفر علی خاں کے درمیان کوئی وجہ اختلاف نہیں۔ اس لئے مجلس احرار کی تمام شاخوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مولانا کو اپنا بزرگ تصور کریں۔ اور وہی عزت و احترام ملحوظ رکھیں۔ جیسا کہ انہیں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار اسلام اور مولانا غلام غوث صاحب صدر مجلس احرار صوبہ سرحد کا ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔" لیکن اسی پرچہ کے اگلے صفحہ پر "گہری سازش کا انکشاف" اور "کیا مولانا ظفر علی خاں صاحب نے سر فضل حسین سے اتحاد کر لیا ہے؟" کے عنوان سے لکھا ہے۔

"لوگوں کو معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ خان بہادروں اور سروں نے کس طرح مولوی ظفر علی خاں صاحب کو اپنے پھندے میں پھنسا کر مسجد شہید گنج سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے احرار کی مخالفت کرائی۔"

پھر اسی صفحہ پر بعنوان "زمیندار میں مرزائیوں کے خلاف کیوں کچھ شائع نہیں ہوتا" لکھا ہے

"سر فضل حسین نے ڈلہوزی جانے سے پہلے مولوی اختر علی خاں سے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا۔ کہ یونینسٹ پارٹی اور مجلس اتحاد ملت کا اتحاد اس صورت میں استوار رہ سکتا ہے۔ کہ زمیندار میں مرزا محمود اور مرزائیوں کے خلاف کچھ نہ لکھا جائے۔"

ایک معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ پہلے اعلان کے بالکل متضاد ہے۔ اور اس کی غرض محض یہ ہے۔ کہ پبلک میں مولوی ظفر علی صاحب کے خلاف زیادہ سے زیادہ اشتعال پیدا کر کے ان کی عزت اور احترام کو خطرہ میں ڈالا جائے مگر احرار بیک وقت دونوں حرکات کا ارتکاب کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

پھر اسی پرچہ کے صفحہ ۵ پر مسٹر جناح کے مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کی جو فہرست درج کی گئی ہے۔ اس میں چودھری افضل حق صاحب، شیخ حسام الدین اور ایک دو اور غیر معروف احرار کے ہمراہ مولوی ظفر علی خاں صاحب کا نام بھی موجود ہے۔ گویا اس طرح مجاہد نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی کا سر فضل حسین سے نہیں۔ بلکہ مسٹر جناح اور احرار سے اتحاد ہوا ہے۔ جو انتخابی مہم میں سر فضل حسین کے مدمقابل ہیں۔ اور اس طرح اس الزام کو خود ہی رد کر دیا۔ جو صفحہ ۲ پر لگایا گیا تھا۔ کہ مولوی ظفر علی نے سر فضل حسین سے اتحاد کر لیا ہے۔ اس طرح ایک ہی اشاعت میں کئی ایک اضداد جمع کر دینے کی ہمت کمال دکھایا گیا ہے۔

آخر میں مجھے اس دروغ گوئی کے متعلق بھی کہ حضرت امیر المومنین آئندہ انتخابات میں یونینسٹ پارٹی کی طرف سے کھڑے ہو رہے ہیں۔ کچھ عرض کرنا ہے۔ احرار کو ان دنوں چونکہ انتخابات کا فکر دامنگیر ہے۔ اس لئے وہ سوتے جاگتے یہی خواب دیکھتے ہیں۔ اور قوتِ واہمہ کی مدد سے ہر حریف کو مقابل میں صف آراء پاتے ہیں۔ پھر اس کے خلاف سوقیانہ انداز میں غیر ذمہ وارانہ بیانات شائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر جس انسان کے متعلق وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑا ہو گا۔ اسے خدا تعالیٰ نے جو اعزاز عطا کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت کو بھی وہ ہیچ سمجھتا ہے۔ اور اسے اپنے پاؤں سے ٹھکراتے ہوئے وہ اتنی بھی پروا نہیں رکھتا۔ جتنی رستہ سے ایک روڑے کو ہٹاتے ہوئے ہو سکتی ہے

(محبوب عالم خالد)

مجلس احرار کی ترپانی ذہنیت

۲۰ مئی ۱۹۳۶ء کو جامع خیر الدین امرتسر میں احرار کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں شیخ حسام الدین صاحب نے جو مجلس احرار کے رکن رکین ہیں۔ تقریر فرماتے ہوئے حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا:۔

"شہید گنج کے سلسلہ میں جو پچھلے ایک دو دن سے اکے دکے قاتلانہ حملوں کے واقعات پولیس اور فوج کے پہرے میں ہو رہے ہیں۔ ان کے پس پشت گہری سازش ہے۔" (پرتاپ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء)

"اکے دکے قاتلانہ حملوں کے واقعات" سے شیخ صاحب کی مراد ایک تو وہ حملہ تھا۔ جو لنڈا بازار لاہور میں سکھوں نے مسلمانوں پر کیا۔ لیکن جسے مسجد شہید گنج سے دور کا تعلق بھی نہ تھا اس کے بعد آپ کا اشارہ اس حملہ کی طرف ہے جو ایک نوجوان مسلمان نے "ملاپ" کے اس طعنہ سے جوش میں آ کر شہید گنج کے سکھوں پر کر دیا کہ مسلمان بزدل تھے۔ جو ڈھائی سو کی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی ایک سکھ عورت اندر کور کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئے ظاہر ہے۔ کہ یہ دونوں افسوسناک واقعات محض انفرادی اور انفرادی حیثیت رکھتے تھے جن کی ذمہ داری صرف حملہ آور اشخاص پر عائد ہوتی ہے۔

ہندو پریس کو بعض اوقات ہر انفرادی واردات کے پس پشت ایک طویل و عریض سازش کا جال بچھا ہوا نظر آیا کرتا ہے۔ کوئی مسلمان اگر چوری کرے۔ تو ضرور ہے۔ کہ مسلمانوں کی ساری قوم پر چور کو شہ دے کر یہ چوری کرائی ہو۔ کوئی ہندو عورت اگر کسی مسلمان کے ساتھ بھاگ جائے۔ تو لازم ہے کہ اس اغوا کی تہ میں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس اور جمعیۃ العلماء کے مجموعی مشورے چھپے ہوئے ہوں۔ ہندو اخبارات تو اپنی عادت سے مجبور ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اب مجلس احرار کے مقتدمین نے بھی مسلمانوں کے حال پر یہی نوازش فرمانی شروع کر دی ہے۔ اور شیخ حسام الدین صاحب کو بھی لنڈا بازار کے واقعہ کے پس پشت ایک گہری سازش نظر آ رہی ہے۔

اس گہری سازش کا مطلب ہم عامیوں کے نزدیک بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ انگریز مسلمانوں سے شہید گنج کے سکھوں پر قاتلانہ حملے کرا رہے ہیں اور سارے مسلمان حملہ آوروں کو شہ دے رہے ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جناب شیخ صاحب اور ان کے محترم رفقاء کے تعلقات خصوصی کے پیش نظر یہ محبت بے شک نہایت ہی قوی اور نہایت ہی موجہ ہے۔ لیکن کیا مجلس احرار کے مقدس ارکین نے جو مسلمانانِ ہند کے مفاد کی نگہبانی کے واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں یہ بھی سوچا۔ کہ اس منطق کا اثر بیچارے مسلمانوں پر کیا پڑے گا۔ شیخ صاحب نے مسلمانوں پر اتنا خوفناک الزام عائد کیا ہے۔ جو شاید انگریز کی بدگمانی اور ہندو کی متعصبانہ غلط فہمی بھی پیدا نہ کر سکتی۔

افسوس کہ مجلس احرار جس کا امیر شریعت مسجد شہید گنج کو مسجد قرار دیتے ہوئے نہیں شرماتا مسلمانوں کی رائے عامہ کی تحقیر کرتے کرتے اب اس حال کو پہنچ گئی ہے۔ کہ خدا اور رسول خدا اور امت رسول خدا کی خوشنودی کے مقابلہ میں اسے سکھوں کی رضا جوئی زیادہ عزیز ہے۔ خدا اسے نیک ہدایت دے۔ (زمیندار ۲۳ مئی)

مبلغ اسلام امریکہ علاقہ جنوبی ضلع سیالکوٹ میں

محترم استاذی المکرم جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے مبلغ اسلام امریکہ جو ہمارے علاقہ میں چار سال بحیثیت ہیڈ ماسٹر گھٹیالیاں کام کرتے رہے ہیں۔ جب امریکہ سے سلسلہ کی قابل قدر خدمات سرانجام دیکر واپس تشریف لائے۔ تو ان تعلقات کی بنا پر جو آپ کو جماعت ہائے علاقہ مذکور سے ہیں۔ اور ہر قدم رنجہ فرمایا۔ بدوملہی ریلوے سٹیشن پر جناب چوہدری غلام محمد صاحب امیر حلقہ نے مع دیگر احباب و نیشنل لیگ کور زبردست شاندار استقبال کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ غلام احمد کی جے۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ صوفی مطیع الرحمن صاحب زندہ باد۔ نیشنل لیگ کور زندہ باد بلند کئے گئے۔ جناب صوفی صاحب جماعت ہائے گھٹیالیاں۔ دانا زید کا۔ عیدی پور۔ چوندہ کے سنگھ۔ بوبھا ہاں۔ خانوالی۔ سیالکوٹ۔ کوٹ باجوہ۔ بدوملہی میں آٹھ روز قیام کیا۔ جس جس جماعت میں صوفی صاحب تشریف لے گئے۔ وہاں کی نیشنل لیگ کور نے آپ کے اعزاز میں سلامی اتاری۔ اور احباب جماعت نے اپنے اخلاص اور محبت کا پورے طور پر ثبوت دیا۔ صوفی صاحب موصوف کو دو ایڈریس دیئے گئے۔ چونکہ صوفی صاحب موصوف کے شاگردوں کے لکھے ہوئے تھے صوفی صاحب نے اپنے شاگردوں کی قابلیت کو محسوس کرتے ہوئے ایڈریس کے جواب میں خوشی کا اظہار فرمایا۔

جناب صوفی صاحب نے اس علاقہ کی مختلف جماعتوں میں سات لیکچر دیئے۔ جن میں امریکہ کی مادہ پرستی لامذہبیت۔ اسلام سے نفرت۔ عیسائی پادریوں کے غلط پراپیگنڈے اور مسلمانوں کے غلط عقائد و خیالات اور عملی حالت کی خرابی سے پیدا ہو چکی ہے سلسلہ کی ترقی اور وہاں کے نومسلمین کی دینی حالت اور آئندہ کی امیدوں کو بیان فرمایا۔ ان لیکچروں میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہوئے۔ اور انہوں نے نہایت دلچسپی سے لیکچر سنے۔

جہاں اس علاقہ کی جماعتوں کے افراد نے صوفی صاحب سے محبت اور اخلاص کا اظہار کیا۔ اور ان کی تشریف آوری پر خوشی۔ عزت اور احترام کا ثبوت دیا۔ وہاں صوفی صاحب کا اخلاص اور محبت بھی قابل رشک ہے۔ سب سے پر درد نظارہ وہ تھا جب کہ صوفی صاحب واپس روانہ ہوئے۔ اس وقت بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

خاکسار۔ محمد اسحٰق سیالکوٹی۔ کارکن تحریک جدید۔

مرکزی حکومت کے دفاتر میں ملازمتوں کا موقع

مرکزی حکومت کے تمام دفاتر میں نئی آسامیوں کا ۲۵ فی صدی مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے۔ ان آسامیوں پر ایسے امیدوار لئے جاتے ہیں۔ جو ان کے لئے مقابلہ کا امتحان پاس کر چکے ہوں۔ لیکن مسلمانوں کی بے توجہی کی وجہ سے اس قدر امیدوار میسر نہیں ہوتے۔ جو ان آسامیوں کو پر کر سکیں۔ ہماری جماعت کے احباب کو اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ سٹاف کی آسامیوں کے تین درجے ہیں۔ پہلے اور دوسرے درجے کے لئے مقابلہ کا امتحان ہر دو سال کے بعد ہوتا ہے۔ تیسرے درجے کے لئے امتحان ہر سال ہوتا ہے۔ امسال تیسرے درجے کی آسامیوں کے لئے ۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء کو مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل مقامات مقرر ہوئے ہیں۔

الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ شملہ۔ مدراس۔ امیدوار کسی منظور شدہ یونیورسٹی ایم اے۔ یا عثمانیہ یونیورسٹی بی اے ہوں۔ یا کامبرج میٹرکولیشن پاس ہو۔ یا کیمبرج جونیئر یا انگلو ورنیکلر یا کوئی اور ایسا امتحان جو ان امتحانات کے برابر سمجھا جاتا ہو۔ پاس ہو۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ امیدوار بھی امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔

امیدوار کم از کم چالیس الفاظ فی منٹ کی رفتار سے ٹائپ کر سکتے ہیں کی سند رکھتے ہوں۔ اس قسم کی سند صرف ان اداروں کی طرف سے قابل التفات ہوگی۔ جن کی فہرست پبلک سروس کمیشن امیدواروں کو مہیا کرے گا۔ مضامین امتحان حسب ذیل ہوں گے۔

(ل) ریاضی ایک گھنٹہ نمبر ۱۰۰ (عام طور پر میٹرک کے معیار کا پرچہ ہوگا۔)

(ب) املا جس میں خوشخطی بھی شامل ہوگی۔ جس میں نمبر ۱۰۰ اس میں چالیس فی صدی نمبر الگ حاصل کرنے ہوں گے۔

ج۔ معلومات عامہ (جنرل نالج) ایک گھنٹہ نمبر ۱۰۰ (دور حاضرہ کے واقعات دلچسپ مسائل و نظریات روزمرہ کے واقعات پر مشتمل ہوگا۔)

د۔ انگلش کمپوزیشن دو گھنٹے نمبر ۲۰۰ مشتمل بر ڈرافٹنگ۔ (خطوط کے مسودات۔ پریس۔) (طالب کو کم از کم الفاظ میں ادا کرنا) غلطیوں کی اصلاح اور پروف (متعلقہ مطبوعات)

املا اور ریاضی کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جنرل نالج کے لئے اخبار بینی کا التزام ضروری ہے۔ پبلک سروس کمیشن کے گذشتہ امتحانات کے پرچے مینیجر شہزادہ پبلیکیشن برانچ دہلی سے قیمتاً مل سکتے ہیں۔ درخواست کے فارم سیکرٹری صاحب پبلک سروس کمیشن شملہ سے مفت مل سکتے ہیں۔ فارموں کی نہایت احتیاط کے ساتھ صحیح خانہ پری کی جانی ضروری ہے۔

فیس داخلہ امتحان پندرہ روپیہ ہوگی۔ جو درخواست کے ساتھ داخل کرنی ضروری ہوگی درخواستیں سیکرٹری صاحب پبلک سروس کمیشن شملہ کے نام ۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو امیدوار کی عمر سترہ سال سے کم اور چوبیس سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

پنڈی بھٹیاں کے احرار مباہلین کی جھوٹی فتح

ایک گذشتہ پرچہ الفضل میں احرار مباہلین پنڈی بھٹیاں کی جھوٹی فتح کی حقیقت واضح کی گئی تھی۔ اور ترجمان احرار "مجاہد" کی شرمناک دروغ بیانی کا جواب دیا گیا تھا۔ آج غیر احمدی مباہلین کی ذلت و رسوائی اور احمدیت کی نصرت کے متعلق چند اور واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

محمد حسین مسن مباہل کی ہمشیرہ ایک درخت پر چڑھی۔ ہاتھ چھوٹ جانے اور درخت کا ٹوٹا ہوا ٹہنا ٹانگ کے اوپر کے حصہ میں لگنے کی وجہ سے زمین پر سخت زخمی ہو کر گری۔ اور چار ماہ مقامی ڈاکٹر کے زیر علاج رہی۔ اب وہ لنگڑا کر چلتی ہے۔ محمد حسین مسن کو ذلیل نمونہ ہوا اور کئی دن تڑپتا رہا۔

محمد حسین مسن کا بھائی ایک غیر محرم لڑکی کے ساتھ بدکاری کرنے کے الزام میں پکڑا گیا اور سیدھا تھانہ میں پہنچایا گیا۔ تمام شہر میں یہ خبر پھیلنے سے سخت بدنامی اور بے عزتی ہوئی۔

دوست محمد پھیرا غیر احمدی مباہل کی اپنی بیوی سے ناچاقی اس حد تک بڑھ گئی کہ اسے طلاق دینی پڑی۔ حالانکہ شادی کو صرف دو ماہ ہوئے تھے۔

دوست محمد ودھاون مباہل کا جوان بھتیجا تین ماہ سخت بیمار رہ کر اسی سال فوت ہوا۔ جس سے سارا خاندان تلملا اٹھا۔ ان لوگوں کی آپس کی خانہ جنگیاں اور اندرونی ناچاقیاں جس کے کئی آدمی شاہد ہیں۔ نہایت شرمناک حالت تک پہنچ گئی ہیں۔ غرض یہ تمام باتیں ان کی انتہائی ذلت و رسوائی کا موجب بنیں۔ پھر احمدیوں پر ان کے مظالم بھی انہیں کی ذلت کا موجب ہوئے۔ چنانچہ جب ان لوگوں نے مقامی احمدیوں پر ظلم و ستم کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور پولیس نے انہیں گرفت کی۔ تو انہوں نے ذیلدار اور نمبردار اور اہالیان شہر کے سامنے تحریری معافی مانگی۔ اور اس طرح ذلیل و رسوا ہوئے۔

غرض خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو ہر رنگ میں ذلیل و رسوا کیا۔

خاکسار۔ حافظ محمد عبداللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
قیمت میں حیرت انگیز تخفیف
شائقینِ قرآن کے لئے بہترین اور بے نظیر تحفہ
مِفتاح القرآن
تمام الفاظِ قرآنی کا انڈکس
حضرت مولوی عبد الماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ پروفیسر گورنمنٹ کالج بھاگلپور فرماتے ہیں:۔
"اس دفعہ مولوی فخر الدین صاحب ملتانی مہتمم کتاب گھر قادیان نے قرآن مجید کے الفاظ کی کلید تین سال کی محنت شاقہ کے بعد ایسی شائع کی ہے۔ جس کی نظیر کسی سابقہ کلیدوں میں ہرگز پائی نہیں جاتی۔ ملتانی صاحب نے اپنی کتاب مفتاح القرآن میں سورتوں کے نام۔ رکوعوں اور پاروں اور آیتوں کے نمبر ایسی وضاحت سے دیئے ہیں۔ کہ الفاظ قرآنی کے متلاشیوں کو کوئی دقت نہیں ہوتی۔ بلکہ پوری آیتوں کا بھی پتہ بآسانی مل جاتا ہے۔ ہندوستان میں جس قدر کلیدیں نکلی ہیں۔ جرمنی میں جو نجوم القرآن چھپا ہے۔ لاہور والوں نے جو اس کی نقل چھاپی ہے۔ ان سب میں آدمی ابجد والے حساب اور دہائیوں کی گنتی میں پھنس کر اکثر خیطارہ جاتا ہے۔ مگر ملتانی صاحب کی شائع کردہ مفتاح القرآن نہ صرف غیر حافظوں کے لئے مفید ہے۔ بلکہ حفاظ کو بھی اس سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس قدر جلد وہ بھی لفظوں اور آیتوں کو نہیں نکال سکتے۔ اللہ تعالےٰ ملتانی صاحب کو جزائے خیر دے۔ اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ ایسی قرآنی خدمت کی قدر و منزلت کریں۔ اور مؤلف کی ہمت افزائی فرمادیں یورپ کے کسی ملک میں اگر ایسی تصنیف شائع ہوتی۔ تو سارے ملک میں شور برپا ہو جاتا۔ اور مصنف قدر دانی سے مالا مال ہو جاتا۔ باوجود تمام خوبیوں کے اس کی قیمت صرف چار روپے ہے"
معزز ایڈیٹر انقلاب رقمطراز ہیں:۔ مولوی فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان کو اللہ تعالیٰ اجر دے۔ کہ آپ نے نجوم القرآن کی طرز پر مفتاح القرآن ایک نہایت مفید کتاب مرتب کر کے قرآن حکیم کی نہایت اعلیٰ خدمت سرانجام دی ہے۔ قرآن کریم کا ایک لفظ بھی معلوم ہو۔ اور ساری آیت نکالنا چاہیں۔ تو اس کتاب کی مدد سے ایک منٹ میں نکال سکتے ہیں۔ اس قسم کی کتاب سب سے پہلے جرمنی میں شائع ہوئی تھی۔ مگر اس کی قیمت ۲۵ روپے ہے قیمت زیادہ ہونیکے علاوہ اس میں ایک نقص یہ ہے۔ کہ حوالجات دہائیوں میں دیئے ہوئے تھے۔ مثلاً اس میں لکھا ہوگا۔ ۱۰۔ احزاب یعنی سورۃ احزاب کے دسویں دہاکے یعنی ۹۰ سے ۱۰۰ آیات میں وہ مطلوبہ آیت درج ہے۔ اب تمام قرآنوں میں آیات کے نمبر نہیں ہوتے۔ اسلئے تلاش کرنیوالوں کو بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں نجوم القرآن کی طرز پر جو کتاب شائع کی گئی۔ اس میں بھی اس نقص کی تلافی نہیں کی گئی۔ مولوی فخر الدین صاحب کی کتاب سے بہت آسانی پیدا ہو گئی ہے یعنی بجائے دہاکے کے نام سورۃ۔ رکوع سورۃ۔ نام پارہ اور نمبر آیت اور آیت کا جملہ دیا گیا ہے۔ تاکہ دنیا کا کوئی قرآن مجید بھی ہو۔ اس میں آیت کا حوالہ فوراً مل جائے۔ کتاب کے ساتھ مفصل انڈکس بھی موجود ہے" (انقلاب ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء) اصل قیمت چار روپیہ۔ مگر رعایتی ۲؍ مجلد ۲؍
فتاویٰ مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام
تقریباً تمام لوازمات زندگی اور دیگر تمام امور دینی و دنیوی کے متعلق حضرت اقدس کے فرمائے ہوئے فتوے از سر نو مرتب و جمع کر کے مع حوالجات شائع کیا گیا ہے یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ ہر دوست کے گھر اس کی ایک ایک کاپی موجود رہنی چاہیئے
اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی صرف ۱۲؍
سیرۃ المہدی
حصہ اول
مؤلفہ
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
ایم اے
جس میں پیارے مسیح موعودؑ کے پیارے حالات بذریعہ روایات مع جوابات اعتراضات از سر نو نظر ثانی کرا کر شائع کیا گیا ہے۔
اصل قیمت عہ رعایتی
صرف ۱۲؍ اور مجلد عہ
کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

امرتسر ۲۶ مئی۔ امرتسر پولیس نے اردو بک سٹال ہال بازار۔ اونیشن ہاؤس ہال بازار۔ تمائی برقی پریس اور خلیلی (مصنف "مسلمان عورت") کے مکان کی تلاشی لی۔ حکومت پنجاب نے چونکہ "مسلمان عورت" نامی کتاب کو ضبط قرار دیدیا ہے۔ اس لئے پولیس نے اس کتاب کے نسخوں کے حصول کی خاطر مندرجہ بالا مقامات کی تلاشی لی۔ تمائی برقی پریس سے اس کتاب کے دو نسخے برآمد ہوئے۔

پٹنہ ۲۴ مئی۔ پٹنہ کی ایک عظیم الشان عمارت کو جس میں کپڑے۔ فلم اور سینما کی مشینری وغیرہ کی دوکانیں تھیں۔ کل پراسرار طور پر آگ لگ گئی۔ جس سے تمام عمارت جل کر راکھ ہو گئی۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے

جنیوا ۲۴ مئی۔ لیگ کونسل کے اجلاس کے بعد رسے ۱۵ رجون کو اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہے۔ ۱۶ رجون کو ایک اور کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں حکومت چلی کی سفارش کے مطابق اطالیہ کے خلاف مزید تعزیری احکام کی تنسیخ کے متعلق بحث کی جائے گی۔

برلن ۲۴ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ نیشنل سوشلسٹ پارٹی کے آئندہ لیڈر بننے والے اشخاص کی تربیت گاہوں میں شامل ہونے والے افراد کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ۲۶ سال کی عمر سے پیشتر شادی کر لیا کریں۔ ورنہ ان کی قوت فیصلہ۔ ان کی ذاتی حیات اور زندگی کے رزمس کو کمزور خیال کیا جائے گا

پٹنہ ۲۴ مئی۔ گیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جنوبی بہار ریلوے پر باریال گنج کے قریب دو ریل گاڑیوں میں ایک خوفناک تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک مال گاڑی کی بریک اور مسافر گاڑی کا انجن اور تین ڈبے الٹ گئے۔ متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔

ناسک ۲۴ مئی۔ مسٹر جی ایچ دیشپانڈے کانگرسی لیڈر نے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم رام راج حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ سوراج چاہتے ہیں جس کے ذریعہ ملت ہند ہندوستان پر حکومت کرے

لاہور ۲۴ مئی۔ خان بہادر نواب احمد یار خان دولتانہ چیف سکرٹری یونینسٹ پارٹی نے "انقلاب" میں ایک اعلان شائع کر کے اس مضمون کا حوالہ دیا ہے۔ جو چند روز بیشتر مختلف اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں آپ نے ایک اردو اخبار کی اس افترا پردازی اور کذب بیانی کا پردہ چاک کیا تھا کہ یونینسٹ پارٹی میں ملک سر فیروز خان کی جانشینی کے موضوع کے باعث تفرقہ پڑ گیا ہے آپ کے موجودہ بیان میں اس امر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ امر بالکل ناقابل قیاس ہے کہ ایک منظم پارٹی کے ارکان یا عہدیدار پارلیمنٹری بورڈ کے آداب کی خلاف ورزی اور قابل احترام میثاق کی حدود سے تجاوز کریں۔

کولمبو ۲۴ مئی۔ گذشتہ چار دن سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ جس سے بہت سے لوگ بے خانماں اور بہت سے علاقے زیر آب ہیں۔ طوفان کے اثرات کی وجہ سے ساحل پر ماہی گیری کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

قاہرہ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ افواہ ہے کہ حکومت مصر اپنی سفارت متعینہ ادیس ابابا کو واپس بلانے کے متعلق غور کر رہی ہے مگر ابھی تک اس بارے میں کوئی اعلان نہیں ہوا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ادیس ابابا شہر کی عنان اقتدار فوجی افسروں کے ہاتھ میں ہے۔ ہزاروں سپاہی اموال کے حصول کے لئے خانہ تلاشیوں میں مصروف ہیں۔ مجسمہ سازوں کی ایک بڑی جماعت شہر کے مرکزی حصہ میں مسولینی کے مجسمہ کی تعمیر میں مصروف ہے۔

لاہور ۲۴ مئی۔ گوردوارہ ڈیرہ صاحب متصل قلعہ شاہی سکھوں کا جو جوڑ میلہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں گزشتہ سالوں کی نسبت رونق بہت کم ہے۔ اس مرتبہ پولیس کے زبردست انتظامات ہیں اور متعدد مجسٹریٹوں کی ڈیوٹیاں مقرر ہیں۔ ایڈیشنل اور مقامی پولیس جگہ جگہ متعین ہے۔ شہر میں بھی ہر مناسب موقع اور ناکے پر پولیس کی گارد میں متعین ہیں۔

کراچی ۲۴ مئی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ حالات میں حکومت سندھ کے عارضی وزراء کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ہو۔ وزراء کی تنخواہ میں سفر خرچ کے علاوہ کسی اور الاؤنس کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ سیکرٹریٹ میں چند لکچروں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ چیف سیکرٹریٹ کے عملہ میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ حکومت سندھ کا پہلا بجٹ ۸ جون کو مشاورتی کونسل میں پیش ہوگا۔

امرتسر ۲۴ مئی۔ دروازہ گھی منڈی کے باہر جھٹکے سکھوں اور مسلمانوں میں اذان دینے پر جو تنازعہ ہوا تھا۔ اور جس نے شدید سکھ مسلم فساد کی صورت اختیار کر لی تھی۔ مگر پولیس اور چند سیاسی کارکنوں کی مساعی جمیلہ سے فساد ہوتے ہوتے رہ گیا تھا۔ ان کے متعلق کل کے حالات یہ ہیں۔ کہ پولیس کی گوردوارہ اور مسجد کے اردگرد پکٹنگ موجود ہے۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ البتہ جب اذان ہوئی۔ تو گوردوارہ سے ست سری اکال اور نقارے کی آواز اور ادھر سے اللہ اکبر کے نعرے لگتے رہے ہیں۔ پولیس کا پہرہ تا حکم ثانی جاری رہے گا

مدراس ۲۴ مئی۔ بمبئی کے ایک مشہور ماہر اقتصادیات نے جسے ہندوستان کی فضائی ترقی میں خاصی دلچسپی ہے۔ ہندوستان کی بہترین فضائی کلب کے لئے ہوا بازی کی حوصلہ افزائی کی خاطر ایک چیلنج کپ اور تین ہزار روپیہ سالانہ انعام رکھا ہے۔

لاہور ۲۴ مئی۔ آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس ہائیکورٹ پنجاب کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ معلوم ہوا ہے عدالتوں میں سماعت مقدمات کی رفتار کو تیز کرنے اور رشوت ستانی کا خاتمہ کرنے کے متعلق جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کے باوجود شکایت اب تک باقی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور کو اس امر سے مسرت ہوگی۔ اگر ایسے اصحاب جن کو مندرجہ ذیل امور کے متعلق معقول شکایت ہو۔ صاحب موصوف کو براہ راست واقعات سے آگاہ کر دیں گے۔ (۱) کسی مقدمہ کی سماعت میں غیر معمولی توقف (۲) کسی ڈگری کے اجراء میں غیر معمولی توقف (۳) رشوت کا مطالبہ یا کسی قسم کے خلاف قانون استحصال کی کوشش۔ یہ امر واضح رہے کہ ایسی شکایتوں کا تعلق کسی زیر سماعت یا فیصلہ شدہ مقدمہ کے اصل واقعات سے نہ ہو۔

جبوتی ۲۴ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالوی افسروں نے تعزیری احکام نافذ کرنے والی حکومتوں کی اشیاء کو حبشہ میں داخل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایسی حکومتوں میں فرانس اور فرانسیسی سمالی لینڈ بھی شامل ہیں۔ برطانوی وائس قونصل بعض بیمہ کمپنیوں کی تحقیقات کے لئے ادیس ابابا جانا چاہتے تھے۔ مگر اطالوی افسروں نے انہیں حبشہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ حکومت اطالیہ کے ارباب حل و عقد کا بیان ہے کہ مارشل بدوگلیو کو صحت کی خرابی کی وجہ سے واپس بلایا جا رہا ہے۔ روما کی ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ حکومت انگلستان کے خلاف حکومت اطالیہ کی یادداشت پر اطالوی اخبارات ابھی تک زور دے رہے ہیں۔ مگر بعض حلقے اس امر کی سفارش کر رہے ہیں۔ کہ موجودہ حالات میں مصالحت سے کام لینا چاہئیے۔

پونا ۲۴ مئی۔ مہاراشٹر کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کانگرس کا اجلاس شہر میں منعقد کرنے کی بجائے کسی گاؤں میں منعقد کیا جائے آخر فیصلہ ہوا کہ کانگرس کا آئندہ اجلاس موضع فیروز پور میں منعقد کیا جائے جو مشرقی خاندیس میں ایک غیر معروف گاؤں ہے۔

کراچی ۲۴ مئی۔ جہاں تک سندھ کے تعمیری کاموں کا تعلق ہے اندازہ کیا جاتا ہے کہ حکومت سندھ کئی سالوں تک مالی مشکلات میں دبی رہے گی۔ فی الحال اس کی آمدنی دو کروڑ روپیہ سالانہ سے کچھ زائد ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۴۶ء تک صوبہ کی مالی پریشانیاں دور ہو سکیں گی۔

کلکتہ ۲۴ مئی۔ کلکتہ یونیورسٹی پہلی مرتبہ ایک ایسے نابینا طالب علم کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ولایت بھیج رہی ہے۔ جو اس یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان پاس کر چکا ہے۔

ہوشیار پور ۲۴ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۲ رجون کو ہوشیار پور آئیں گے اہالیان شہر نے ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی